رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر

روزنامہ

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۷ء	نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ راپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج دس بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کے پاؤں کے ٹخنے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ورم کسی قدر کم ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے -

حضرت میرزا شریف احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت ... تشریف لے گئے ہیں -

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و خارجہ ہوشیار پور سے واپس آ گئے ہیں ::

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے - مولوی عبد الرحمٰن صاحب ... راولپنڈی بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا -

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے روزے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا - کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا - اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے - اس بات کی طرف اشارہ کیا - کہ میں سنتِ اہل بیتِ رسالت کو بجا لاؤں - سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا - مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا - کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے - پس میں نے یہ طریق اختیار کیا - کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا - اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی - دے دیتا - اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا - اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی - پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا - کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں - مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں - بہتر ہے - کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں - سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا - یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا - اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا - یہاں تک کہ شائد صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی - غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا - اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا - خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا - اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں - جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے - چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں - اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں - ان سے ملاقات ہوئی - ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۲۳۔ تمثیل کوزہ

۱۸۹۷ء یا اس کے قریب کا ذکر ہے۔ جبکہ راقم لاہور دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب میں کلرک تھا۔ اور کسی رخصت کی تقریب پر قادیان آیا ہوا تھا۔ مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شمال مغربی کونے میں بیٹھے تھے۔ یہ وہی کونہ ہے جو اب دو شمالی کھڑکیوں کے درمیان ہے۔ اور دیوار کے ایک حصہ کے آگے بڑھا ہوا ہونے کے سبب اب بھی وہاں کونہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عموماً اس کونے میں بیٹھتے تھے۔ اور حضور کی پشت مبارک دونوں دیواروں سے لگی رہتی تھی۔ خدام ارد گرد بیٹھے تھے۔ میری جائے پیدائش بھیرہ ضلع شاہ پور سے ایک احمدی عورت آئی ہوئی تھی۔ اس نے بھیرہ کا بنا ہوا ایک مٹی کا کوزہ حضرت صاحب کے حضور پیش کیا۔ اس کوزے کی گردن لمبی اور ایک طرف دستہ لگا ہوا تھا۔ اور اس پر روپہلی رنگ کا کچھ کام کیا ہوا تھا۔ اضلاع شاہ پور و ملتان میں اس قسم کے کوزے وضو کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ اور عموماً مساجد میں رکھے رہتے ہیں۔ حضور اس ہدیہ سے خوش ہوئے۔ کوزہ کو ہاتھ میں لے کر اس کی صنعت کی تعریف کی پھر اس کے دستانہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کسی شاعر نے اس پر ایک رباعی کہی ہے۔ کہ یہ ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی نے اپنے دوست کی گردن میں ہاتھ ڈالا ہوا ہو۔ تب حضور نے وہ رباعی پڑھی۔ اس پر میں نے اپنی نوٹ بک اور پنسل حضرت صاحب کے حضور میں پیش کرکے درخواست کی کہ حضور مجھے وہ رباعی لکھ دیں۔ حضور نے اس ذرہ نوازی سے جو اپنے غلاموں پر رکھتے تھے اپنے دست مبارک سے وہ رباعی میری نوٹ بک میں لکھ دی۔ اور وہ یہ ہے:۔

ایں کوزہ چو من عاشقِ زارے بوداست — در بندِ سرِ زلفِ نگارے بوداست

ایں دست کہ در گردنِ او مے بینی — دست است کہ در گردنِ یارے بوداست

ترجمہ:۔ یہ کوزہ میری طرح بے چارہ عاشق ہو چکا ہے۔ کسی معشوق کی زلف میں قید رہ چکا ہے۔ یہ ہاتھ جو تو اس کی گردن میں دیکھتا ہے۔ یہ وہ ہاتھ ہے جو کسی یار کی گردن میں ہے:۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۷ راپریل ۱۹۳۷ء

یوم التبلیغ کے متعلق اطلاعات

اس وقت تک صرف چند مقامات کے متعلق جن کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یوم التبلیغ کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ ہر جگہ کے احمدی احباب نے اس فریضہ کی ادائیگی میں حتی الامکان حصہ لیا ہوگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ یوم التبلیغ کے متعلق اپنے خاص تاثرات اور ضروری حالات سے نظارت دعوت و تبلیغ کو ضرور مطلع فرما دیا کریں۔ تاکہ اگلے سال کا تبلیغی پروگرام تجویز کرنے اور ضروری ہدایات دینے میں آسانی ہو۔ امید ہے احباب اس نقطہ نگاہ سے اب بھی ضروری معلومات نظارت مذکور میں ارسال فرما دیں گے۔ جن مقامات سے تبلیغی اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) لاہور (۲) گنج مغلپورہ (۳) ڈھڈہ رانجھا ضلع شاہ پور (۴) رہتک (۵) پشاور شہر و صدر (۶) ڈنگہ (۷) شاہ جہان پور

تحریک جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آجانا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور کس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرکے وصولی کے کام کو دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو:۔

خاکسار مرزا محمود احمد

احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی

احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی کا موجودہ ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:۔

"محمد علی بلڈنگ گڈو مل لیکھراج روڈ رام باغ گاڑی کھاتہ۔ کراچی"

خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت احمدیہ شکر الٰہی اور انسداد فتن کیلئے روزے رکھیں

۹ مئی کو ہر جگہ تحریک جدید کے متعلق جلسے منعقد کئے جائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ / اپریل ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا میں پاؤں کے درد کی وجہ سے آج جمعہ میں آ تو نہیں سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس دفعہ روزوں کے متعلق اور ششماہی جلسوں کے متعلق جن میں تحریک جدید کے بارہ میں احباب کو یاد دہانیاں کرائی جاتی ہیں۔ اور اُن کو اُن فرائض کی طرف جو انہوں نے خوشی سے اپنے نفس پر عائد کئے ہوئے ہیں۔ توجہ دلائی جاتی ہے۔ ابھی تک میں تحریک نہیں کر سکا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ مختصر الفاظ میں ان امور کے متعلق اعلان کر دوں۔ تا کہ دیر ہو جانے کی وجہ سے بات اور زیادہ دُور نہ جا پڑے۔

روزوں کے متعلق

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ پہلے سالوں میں ہم پیر اور جمعرات کے روزے رکھ چکے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے بعض فتنے اپنے فضل سے دُور کر دیئے۔ لیکن

بعض فتنے ابھی باقی ہیں

اس لئے اس سال ہم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور ہمیں کچھ تو شکریہ کے روزے رکھنے چاہئیں۔ اور کچھ بقیہ ابتلاؤں کے دُور ہونے کے لئے روزے رکھنے چاہئیں۔ اس لئے اس سال میری تجویز یہ ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ چالیس یا بیالیس دنوں کے اندر ہم سات روزے پورے کریں۔ ہم ایسا طریق اختیار کریں۔ کہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا۔ کہ آپ

پیر اور جمعرات کو روزہ

رکھا کرتے تھے۔ وُہ بھی ایک رنگ میں پُورا ہو جائے۔ اور ہمارے شکریہ کے بھی روزے ہو جائیں۔ اور دعاؤں کے بھی روزے ہو جائیں اس لئے اس سال میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اپریل سے لے کر اکتوبر تک جو سات مہینے بنتے ہیں۔ ان میں ہم ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں پیر کا۔ اور

ہر مہینہ کے آخری ہفتہ میں

جمعرات کا روزہ رکھیں۔ اس طرح چودہ روزے ہو جائیں گے۔ اور گو ہر ہفتہ کے پیر اور جمعرات کا روزہ نہیں ہو گا۔ مگر

ہر مہینہ میں ایک پیر۔ اور ایک جمعرات کا روزہ

ہو جائے گا۔ اور ہماری دُعائیں سات مہینوں میں پھیل جائیں گی۔ ان چودہ روزوں میں سے سات روزے تو شکریہ کے ہونگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بعض فتنے دُور کر دیئے اور سات روزے ان ابتلاؤں کے لئے ہوں گے۔ جو ابھی قائم ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو دُور کرے۔ اور ان کے

بد اثرات سے

ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔

وُہ لوگ جن کی آنکھیں ہیں۔ جو واقعات کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جن کی روحانی بینائی ماری ہوئی نہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ

ہمارے گزشتہ سالوں کے روزے

دُنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا کرنے والے ہُوئے ہیں۔ اگر

دُنیا کی ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۴ء کی تاریخ

انسان اپنے سامنے رکھے۔ اور پھر ۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۶ء کی تاریخ پر بھی نگاہ ڈالے تو وُہ حیران ہو جائے گا۔ کہ ان سالوں کی تاریخ میں کتنا

عظیم الشان تغیر

پیدا ہُوا ہے۔ ان دو سالوں میں اللہ تعالےٰ نے یکدم ایسے تغیرات پیدا کئے اور دُشمنانِ احمدیت پر ایسی تباہی ڈالی۔ اور احمدیت کی ترقی کے ایسے سامان کئے۔ اور ہمارے مذہبی۔ اور سیاسی دُشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے ایسے خرق العادت نشانات دکھلائے۔ جو بالکل غیر معمولی اور حیرت ناک نظر آتے ہیں گو جیسا کہ میں نے بتایا ہے ابھی ہمارے فتنوں کا سلسلہ ختم نہیں ہُوا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری دعاؤں کے نتیجہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے فتنہ کا سر کچل دیا

اور سیاسی لحاظ سے وُہ مردہ ہو گئے مگر مذہبی لحاظ سے وُہ ابھی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ اور ان کے وُہ زہریلے دانت جو ان کے فاسد عقائد کے سر میں پائے جاتے ہیں۔ گو کُند تو ہو گئے ہیں۔ مگر ٹوٹے نہیں۔ اسی وجہ سے ان کے کسی ایجنٹ نے بعض اخبارات میں اب یہ اعلان کرایا ہے۔ کہ

آئندہ احرار سیاسی کاموں سے اجتناب کریں گے

اور خالص مذہبی کاموں تک اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھیں گے۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ سیاسیات کے متعلق اللہ تعالےٰ کے فضل سے وُہ ایسی زک حاصل کر چکے ہیں۔ کہ وُہ سمجھتے ہیں۔ اب اس میدان میں ان کے لئے کامیابی کا میسر آنا بالکل محال ہے پس انہوں نے اپنی

عقلوں سے کام

لیتے ہوئے سمجھا ہے۔ کہ دو جنگیں ایک وقت میں نہیں لڑنی چاہئیں۔ کیونکہ جب وُہ سیاسی میدان میں کودتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مذہبی میدان میں بھی۔ تو سیاسی اور مذہبی دونوں قسم کے لوگ ان کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اب انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جن سے مذہبی مخالفت ہو انہی کے خلاف شور بپا کیا جائے۔ تاکہ سیاسی لوگوں کی امداد اور ان کی تائید میسر رہے۔ اور ساتھ ہی مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کا ایک حصہ بھی ان کی تائید میں کھڑا رہے۔ بے شک دنیوی نقطۂ نگاہ سے یہ بات ٹھیک ہے۔ مگر

روحانی نقطۂ نگاہ سے

یہ تجویز اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کی معرفت ان کی قوم کو کہلوایا تھا۔ کہ جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو جمع کرو۔ یہاں بھی وہ اپنے ساتھیوں کو ہمارے خلاف جمع کرنے لگے ہیں۔ کیونکہ جب وہ

سیاسی اختلافات

کو ترک کر دیں گے۔ اور خالص مذہبی اختلاف کا سوال رہ جائے گا۔ تو سیاسی اور مذہبی دونوں قسم کے لوگ ان کی تائید میں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس اگر وہ سیاسی نقطۂ نگاہ سے یہ طریق اختیار کریں۔ اور اس پروگرام پر عمل کریں جس کا اخبارات میں ذکر آیا ہے۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

دنیوی نقطۂ نظر سے

ان کی پارٹی مضبوط ہو جائے گی۔ کیونکہ پہلے وُہ اپنی طاقت کا کچھ حصہ سیاسیات میں خرچ کرتے تھے۔ اور کچھ مذہبی معاملات میں لیکن اب ایک ہی طرف اپنی تمام طاقتوں کا رجحان رکھیں گے۔ گویا اجمعوا امرکم بھی ہو جائے گا۔ اب صرف ایک تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ جو میں انہیں یاد دلا دیتا ہوں۔ اور وُہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعہ ان کی قوم کو یہ بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ نہ صرف تم اپنے سارے شرکاء کو جمع کرو۔ اور نہ صرف ایک خاص پالیسی اپنے لئے تجویز کر لو۔ بلکہ تمہارے سامنے ایک

تفصیلی پروگرام

بھی ہونا چاہیئے۔ تا مقابلہ کا کوئی طریق باقی نہ رہ جائے۔ سو اگر یہ تیسری بات احرار کو یاد نہ ہو۔ تو میں انہیں یاد دلاتا ہوں۔ کہ قرآن کریم نے دنیوی امور میں کامیابی حاصل کرنے کا تیسرا طریق یہ بتایا ہے۔ کہ نہ صرف تمہارے سامنے ایک پالیسی ہو۔ بلکہ ایک مفصل پروگرام بھی ہونا چاہیئے۔ جس پر کلی طور پر نظر ڈال کر اور عواقب اور انجام سوچ کر دیکھ لو کہ اگر دشمن نے یوں کیا۔ تو ہم یوں کرینگے اور اگر ہماری تدابیر کو اس نے اس طرح باطل کیا۔ تو ہم اس طرح کام کریں گے۔ گویا ضرر اور نقصان پہنچانے کے جسقدر طریق ممکن ہیں وہ سب سوچ رکھیں۔ اور پھر چوتھی بات یہ بھی ہے۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے کہلوائی۔ کہ

اچانک حملہ کر دو اور ہمیں ذرہ بھر بھی ڈھیل نہ دو

پھر دیکھو کہ کون کامیاب ہوتا ہے میں بھی احرار سے وہی کہتا ہوں۔ جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ مگر وُہ یاد رکھیں وُہ افراد کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ ان کے تمام اتحاد ان کی تمام پالیسیاں اور ان کے تمام پروگرام ھباءً منثورا ہو کر رہ جائیں گے۔ اور انہیں اپنے مقصد میں ذرہ بھر بھی کامیابی حاصل نہیں ہوگی:۔

ممکن ہے وُہ اس کے مقابلہ میں

ایک دوسری پالیسی

اختیار کریں جس کا گو ابھی ان کی پارٹی کی طرف سے اعلان نہیں ہوا۔ مگر مجھے اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ یعنے یہ کہ وُہ فی الحال

مذہبی جھگڑے چھوڑ دیں

اور کانگرس کے ساتھ اتحاد کر لیں۔ ہماری کانگرس سے کوئی لڑائی نہیں۔ ملک کی آزادی کے متعلق اس کے جو مقاصد ہیں۔ اس سے ہم پورے طور پر متفق ہیں گو ان کے طریقِ کار اور ہمارے طریقِ کار میں اختلاف ہے۔ اور ہم کانگرس میں کام کرنے والوں کے ایثار اور ان کی قربانیوں کے بھی قائل ہیں۔ مگر وہ ہمیں معاف رکھیں۔ مذہبی معاملہ میں کسی کی رعائت نہیں کی جا سکتی۔ اگر احرار اس تدبیر کو بھی اختیار کریں۔ اور وُہ چاہیں کہ کانگرس سے مل کر جماعت احمدیہ کو کچل دیں۔ تو گو یہ منظم پالیسی ہوگی لیکن جس طرح

احرار کا حکومت سے اتحاد

کامیاب نہیں ہوا۔ کانگرس سے ان کا اتحاد بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اور یا تو یہ اتحاد ٹوٹ جائے گا۔ اور کانگرس ان کی خود غرضیوں پر آگاہ ہو کر ان سے الگ ہو جائے گی۔ یا پھر دونوں ہی تباہ ہو جائیں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔

احرار جیسی بے اصول جماعت

کسی جماعت سے اتحاد نہیں رکھ سکتی۔ میرا غالب گمان یہی ہے۔ کہ جس طرح

گورنمنٹ پر احرار کی حقیقت کھل گئی ہے

اسی طرح کانگرس پر بھی یہ حقیقت کھل جائے گی۔ کہ احرار ایک زر طلب جماعت ہے۔ جس کا کوئی اصول نہیں۔ اسکے ارکان اپنی ذاتی ترقی اور جاہ کے بھوکے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ جس دن کانگرس پر یہ حقیقت ظاہر ہو گئی۔ اس دن وہ

کانگرس کی امداد

سے بھی اسی طرح محروم ہو جائیں گے جس طرح ان حُکام کی امداد سے یہ محروم ہو چکے ہیں۔ جو پہلے ان کی پیٹھ ٹھونکتے۔ اور انہیں بڑی بڑی امیدیں دلاتے تھے۔ مگر یہ

سب کچھ خدائی ہاتھوں سے

ہوگا۔ نہ کہ انسانی ہاتھوں سے۔ کیونکہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک کا دو سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ تین سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ دس بیس سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن چند لاکھ کا کروڑوں سے کس طرح مقابلہ ہو سکتا ہے۔

پس ضروری ہے کہ جس طرح ہم اللہ تعالےٰ کے ان

عظیم الشان فضلوں کا شکر

ادا کریں۔ جو اس نے ہماری سابقہ دعاؤں کو قبول کر کے نازل فرمائے۔ وہاں ہم عاجزانہ اور منکسرانہ طور پر پھر اس سے دُعا کریں کہ اے خدا تیرے فضلوں نے ہمارے بہت سے مصائب کو ٹال دیا ہے۔ لیکن

بہت سے مصائب ابھی باقی ہیں

حکومت کی طرف سے بھی اور افراد کی طرف سے بھی منظم پارٹیوں کی طرف سے بھی اور متفرق لوگوں کی طرف سے بھی۔ پس تو آپ ہی ہم پر فضل فرما اور ہماری

عاجزانہ التجاؤں

کو سن ہمیں اپنے پاس سے وُہ طاقت بخش۔ جس سے ہم اسلام اور احمدیت کو تمام دنیا پر غالب کر سکیں۔ اور ہمیں اس کی اشاعت کی توفیق دے ہماری

44
Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانوں میں اثر - اور ہمارے دماغوں میں روشنی پیدا کر - تا کہ ہم وہی باتیں کہیں - اور سوچیں - اور سمجھیں - جن سے دُنیا میں تیرا جلال ظاہر ہو - ہمارے دلوں میں جذب پیدا کر - تا کہ ہم تیری

محبت اور پیار

کو بھی جذب کریں - اور تیرے ان بندوں کو بھی تیرے دین کی طرف کھینچیں - جو تجھ سے برگشتہ ہو کر دُنیا میں بھٹک رہے ہیں - اے خدا جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے - اسی طرح ہم تیری محبت اور تیرے بندوں کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوں - اور ہم وُہ نقطۂ مرکزی ہو جائیں - جس پر خدا اور بندہ آپس میں مل جاتا ہے - اور ہمارا دل وُہ گھر بن جائے - جس میں

خدا اور انسان کی محبت

جاگزین ہو جاتی ہے - اسی طرح اللہ تعالےٰ کے جو ہم پر سابقہ سالوں میں فضل نازل ہوئے ان کا شکر ادا ہونا گو محال ہے - لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ انسان کے معمولی شکر کو بھی قبول فرماتا اور اس کے عوض اپنی اور زیادہ برکات نازل کرتا ہے - اس لئے ہمارا فرض ہے - کہ ہم سات روزے اس کے احسانات کے شکریہ میں رکھیں - گویا

اپریل سے لے کر اکتوبر تک

چوُدہ روزے

ہماری جماعت کے احباب کو رکھنے چاہئیں ؎

چونکہ میری یہ تحریک باہر دیر سے پہونچ سکے گی - اس لئے اُن جماعتوں کے لئے

جن تک یہ تحریک دیر سے پہنچے

میں یہ اعلان کرتا ہوں - کہ جس جس ہفتہ میں بھی انہیں اطلاع پہونچے - اس ہفتہ کے پہلے پیر کے دن وُہ پیر کا روزہ رکھ لیں - اور دوسرا روزہ مہینہ کے آخری ہفتہ کی جمعرات کے دن رکھیں اور اگر بعض ایسے علاقے ہوں - جہاں تحریک اس سے بھی دیر میں پہونچے - تو وُہ ایک روزہ تو اپریل کے آخری ہفتہ کی جمعرات کو رکھیں - اور پھر اگلے مہینہ میں دو پیروں کے روزے رکھ لیں - ایک پہلے ہفتہ کے پیر کے دن اور ایک درمیانی ہفتہ کے پیر کے دن اور پھر چوتھا روزہ حسبِ معمول مہینہ کے آخری ہفتہ کی جمعرات کو رکھیں - لیکن اگر بعض لوگ ایسے ہوں - کہ اُن کے ہاتھ سے اپریل کے آخری ہفتہ کی جمعرات کا روزہ بھی نکل جائے اور بعد میں انہیں اطلاع ہو - تو وُہ مئی کے مہینہ کے پہلے دو ہفتوں میں ہر پیر کے دن - اور آخری دو ہفتوں میں ہر جمعرات کے دن روزہ رکھ لیں - اور اگر کوئی جماعت ایسی ہو جسے دُوسرے مہینہ میں بھی اطلاع نہ پہونچے - تو وُہ ان روزوں کو تیسرے مہینہ میں ڈال لے - بہر حال

اکتوبر ہمارے روزوں کا آخری مہینہ ہوگا

اور اس مہینہ تک ہمیں اپنے چوُدہ روزے ختم کر دینے چاہئیں - اس کوشش کے ساتھ کہ سات روزے ہم پیر کے دن رکھیں اور سات جمعرات کے دن ؎

اس کے بعد میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

مئی کے دُوسرے ہفتہ میں

جو اتوار ۹ - تاریخ کو ہے - اس دن تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر

تحریکِ جدید کے متعلق جلسے

منعقد کریں - اور کوشش کریں - کہ ان جلسوں سے پہلے پہلے تحریکِ جدید کے چندوں کا معتد بہ حصہ ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے ادا ہو جائے ؎

مجھے افسوس ہے - کہ اس سال

تحریکِ جدید کا چندہ

جمع کرنے میں بہت سستی دکھائی گئی ہے - گو پچھلے سال سے اس سال اس وقت تک دو تین ہزار کی زیادتی ہے چنانچہ پچھلے سال اس وقت تک غالباً ۳۱ - ہزار روپیہ آیا تھا - اور اس سال ۳۴ - ہزار آچکا ہے - مگر دراصل حساب کے رو سے

چالیس ہزار سے اُوپر

آجانا چاہیئے تھا - بلکہ اس لئے کہ میں نے خاص طور پر یہ تحریک کی تھی - کہ اس سال تحریکِ جدید کے چندے کے معرف ایسے ہیں - کہ پہلی ششماہی پر اس کا زیادہ اثر پڑے گا - اور اکثر جماعتوں اور افراد نے یہ اقرار بھی کیا تھا - کہ وُہ اپریل مئی تک اپنے اپنے وعدوں کی رقوم ادا کر دیں گے - اس لئے دراصل موعودہ رقوم کے لحاظ سے اس وقت تک ساٹھ ہزار روپیہ آجانا چاہیئے تھا میں جیسا کہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں -

بیرونی تبلیغ - اور وقتی تبلیغ

کے اخراجات کے سلسلہ میں جو کمی صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ہوتی ہے - کیونکہ عملہ کے کثیر خرچ کی وجہ سے سائر کے لئے نسبتاً کم رقم بچتی ہے اس کمی کو مَیں مستقل جائدادوں کے ذریعہ پورا کرنا چاہتا ہوں - چنانچہ

تحریکِ جدید کی بہت سی جائدادیں

میں نے صدر انجمن احمدیہ کے نام پر خرید کی ہیں - ان جائدادوں کی قیمتوں کے لئے بھی ہمیں بہت بڑی رقوم کی ضرورت ہوگی - پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں - کہ جنہوں نے اس تحریک میں کسی رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے - وُہ

اپنے وعدوں کو خصوصیت سے جلد پوُرا کریں

مگر اس کے یہ معنے نہیں - کہ صدر انجمن احمدیہ کے مستقل چندوں میں سستی کر کے اس طرف توجہ کی جائے - وُہ چندے واجب ہیں - اور تحریکِ جدید کا چندہ نفلی ہے - اور گو نفل کے پورا کرنے کے متعلق بھی انسان پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ کہتا ہے - کہ جو بوجھ تم نے اپنی مرضی اور خوشی سے اپنے نفس کے لئے برداشت کیا تھا - اس کو کیوں نہیں اٹھایا - لیکن بہر حال اس چندے کی وجہ سے

صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سستی نہیں ہونی چاہیئے

ان جلسوں میں جو تحریکِ جدید کے متعلق منعقد کیئے جائیں گے - تحریکِ جدید کے تمام شعبوں اور اس کے

تمام مطالبات پر تقریریں

کی جائیں - اور دوستوں میں ہوشیاری اور بیداری پیدا کی جائے - انہیں سادہ زندگی کے متعلق بھی توجہ دلائی جائے - امانت فنڈ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے - قادیان میں مکانات بنانے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے شادی بیاہ کے اخراجات میں کفائت کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے - بیکاری سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے - ہر چھوٹا بڑا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے - وقفِ زندگی کی تحریک کی طرف بھی توجہ دلائی جائے - غیر ممالک میں نکل جانے کی تحریک کی اہمیت بھی ان پر واضح کی جائے - اور دعاؤں سے کام لینے کی بھی تاکید کی جائے - غرض تحریکِ جدید کے جس قدر حصے ہیں - ان سب کی طرف جماعت کے احباب کو توجہ دلائی جائے - اور چاہیئے کہ وُہ دوست

جو اخلاص رکھتے ہیں

آج ہی سے تحریکِ جدید کے متعلق میرے گزشتہ تمام خطبات نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں - اور ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر دوستوں تک پہونچانا شروع کر دیں - اور ابھی سے تحریک جاری کر دیں - یہاں تک کہ جب جلسوں کے دن آئیں - تو اس دن تک جماعت کے خفتہ اصحاب بھی بیدار ہو چکے ہوں - اور وُہ تحریکِ جدید کے مطالبات میں عملی سرگرمی سے حصہ لینے کے لئے تیار ہوں ؎

پھر اس سال چونکہ تحریکِ جدید کا تیسرا سال ختم ہو رہا ہے - اس لئے ہمیں اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا بھی کرنی چاہیئے - کہ وُہ ہماری ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین سالہ قربانیوں کو قبول فرمائے

اور ہمیں اپنے فضل سے مزید قربانیوں کی توفیق دے۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا۔ کہ عقائد کا اکثر حصہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اپنے اشد معاندین سے بھی تسلیم کرا لیا ہے۔ اور دشمن بھی رفتہ رفتہ وہی عقائد اختیار کر رہے ہیں۔ جو ہمارے ہیں۔ لیکن عملی حصہ ہمارا کمزور ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا بھی مانگنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اعمال کے لحاظ سے بھی دنیا کے لئے نمونہ ہوں۔ اور ہم ساری دنیا پر ثابت کر سکیں۔ کہ تمام مذاہب میں سے

اسلام کی تعلیم

ہی قابلِ عمل ہے۔ وُہ ایک مضبوط چٹان ہے۔ جسے کوئی ہلا نہیں سکتا۔ وہ ایک برسنے اور دنیا پر چھا جانے والا بادل ہے۔ جس کی زد سے دنیا کی کوئی زمین نہیں بچ سکتی۔ اور وُہ سورج ہے۔ جس کی شعاعیں

ساری دنیا میں

پھیل جاتیں۔ اور سوائے ان گھروں کے جن کے رہنے والوں نے اپنے ہاتھوں سے اس کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر رکھے ہوں۔ سب کو روشن کر دیتی ہیں۔ حتٰے کہ باریک سوراخ بھی ہو۔ تو وہاں اس کی روشنی پہونچ جاتی ہے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم

اپنے عملی نمونہ سے اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کریں

خالی تقریریں کوئی اثر نہیں کرتیں ٭ ایک انسان اگر تقریریں اسلامی تعلیم کی فضیلت پر کرتا ہے۔ لیکن وُہ یا اس کا ہمسایہ مغربی اثرات اور مغربی رو میں بہا چلا جاتا ہے۔ تو اسکی تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی کوششیں سب بیکار جائیں گی۔ کوشش وہی کامیاب ہوتی ہے۔ جو

عملی رنگ

میں کی جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے کے دل پر گہرا اثر ہوتا اور دشمن بھی اسلامی تعلیم کی عظمت کا اظہار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

پس دُعاؤں میں اپنی توجہ اس طرف بھی مبذول کرو۔ اور یاد رکھو کہ کوئی

دین کا قدم

ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو تین سال کے بعد ہٹا لیا جائے۔ یہ پہلا قدم ہے جو اٹھایا گیا۔ اور یہ پہلا زینہ ہے۔ جس پر پاؤں رکھا گیا۔ اور اس کے بعد اور قدم اور اور زینے ہیں۔ پس کوئی دینی تحریک ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو تین سال کے بعد ختم ہو جائے۔ ہاں اس کی شکلیں بدل جاتی ہیں۔ کبھی ان حصوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ جن پر پہلے کم دیا جاتا تھا۔ اور کبھی ان حصوں پر کم زور دیا جاتا ہے۔ جن پر پہلے زیادہ دیا جاتا تھا۔ پھر کبھی اور انواع پر زور دیا جاتا ہے۔ اور کبھی اور انواع پر۔ بہر حال

دین کی ترقی کے لئے مومن کی کوشش

اس کی موت تک ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ دین کی ترقی کے لئے کوشش کسی قوم کی موت تک بھی ختم نہیں ہوتی۔ کیونکہ گو قوم مر جائے گی۔ جس نے

دین اور اصلاحِ عالم کے لئے جدوجہد

چھوڑ دی۔ لیکن اس کی قبر پر خدا تعالیٰ ایک اور قوم کا درخت اگا دے گا۔ جو نئے سرے سے اور نئے جوش سے اس کام میں لگ جائے گی۔ یہی اس کی

قدیم سے سنت

ہے۔ اور یہی سنت دنیا کے آخر تک رہے گی ٭

بقایا دار موصی صاحبان کے لئے نہایت ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ راپریل کو ختم ہوگا۔ اور مئی سے نیا سال شروع ہوگا۔ بقایا داران حصہ آمد وصیت کے متعلق دوران سال میں متواتر اعلان ہوتے رہے ہیں۔ کہ موصی صاحبان اپنا بقایا جلد ادا کرائیں۔ بعض دوستوں نے توجہ فرما کر اپنے بقائے صاف کر دیئے ہیں۔ مگر اکثر نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ نہ ہی بقایا ادا کیا ہے۔ اور نہ ہی مہلت لینے کی کوشش کی ہے۔ ایسے موصیوں کو بذریعہ اعلان ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وُہ اس اعلان کو پڑھ کر ۳۰ راپریل ۳۷ء تک اپنا بقایا حصہ آمد ادا فرمائیں۔ یا اپنی معذوری بیان کر کے معین عرصہ تک مہلت کی درخواستیں ارسال فرمائیں۔ اور درخواستوں پر مقامی عہدہ داروں کی تصدیق ہو۔ علاوہ باقی عہدہ داروں کے مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ضرور ہو۔ تاکہ مناسب غور کر کے مہلت دی جا سکے۔

جن موصی صاحبان کا بقایا ۳۰ راپریل ۱۹۳۷ء تک داخل خزانہ نہ ہوگا۔ یا دفتر ہذا کی طرف سے مہلت نامہ منظور نہ ہوگا۔ ماہ مئی میں ایسی تمام وصایا کی فہرست برائے منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے گی۔ پھر کسی موصی کا عذر قابلِ پذیرائی نہیں ہوگا۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اور نمائندگان مجلس مشاورت اس اعلان کو ہر موصی تک پہونچا کر ممنون فرمائیں۔ اور مساجد میں تین یوم تک سنایا جائے اور وفود کے ذریعہ ہر موصی کو یہ اعلان پہونچا کر بقایا وصول کیا جائے۔ جو دوست ان ہر دو صورتوں کو اختیار نہ کریں گے۔ ان کی وصایا مجبوراً مطابق قواعد منسوخ کر دی جائیں گی ٭

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

حصہ وصیّت میں اضافہ کرنیوالوں کے نام

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موعودہ	اضافہ کردہ حصہ
۴۱۲	چودہری حاکم الدین صاحب قادیان	1/10	1/9
۴۱۳	ماسٹر فضل احمد صاحب کیمبل پور	1/10	1/9
۴۱۴	چودہری حاکم علی صاحب قادیان	1/10	1/9
۴۱۵	مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ بابو شیر عالم صاحب گولیکی	1/8	1/7
۴۱۶	چودہری شاہ محمد صاحب سب انسپکٹر پنشنر پٹیالہ ضلع گجرات	1/10	1/9
۴۱۷	میاں محمد الدین صاحب بھوماں وڈالہ	1/10	1/9
۴۱۸	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب قصور	1/10	1/9
۴۱۹	محترمہ حسن اختر بانو صاحبہ زوجہ چودہری محمد عبد السبحان صاحب ڈھاکہ بنگال	1/10	1/9
۴۲۰	قاضی خلیل الرحمٰن صاحب	1/10	1/9
۴۲۱	چودہری محمد عبد السبحان صاحب ڈھاکہ	1/10	1/9
۴۲۲	چودہری احمد الدین صاحب وکیل گجرات	1/10	1/9
۴۲۳	حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسےٰ	1/10	1/9
۴۲۴	مولوی مہر الدین صاحب لالہ موسےٰ	1/10	1/9

سکرٹری مقبرہ بہشتی

45

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالٹ پانڈ مغربی افریقہ میں ۱۵ ہزار روپیہ سے شاندار احمدیہ دار التبلیغ کی تعمیر

افریقن احمدیوں کا ایک شاندار اجتماع

احمدیوں کی تعداد

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ اور اشانٹی نے جس کی موجودہ تعداد گورنمنٹ کی بلیو بک سنہ ۱۹۳۶ء کے مطابق بفضلہ تعالےٰ اٹھارہ ہزار چون ہے۔ ساڑھے پندرہ ہزار روپے کے خرچ سے سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ تعمیر کیا۔ جس کے افتتاح کے لئے ۱۸ فروری کی تاریخ مقرر تھی۔

دار التبلیغ کا افتتاح

خیال تھا۔ کہ اس غرض سے آنریبل کمشنر صاحب سنٹرل پراونس کو دعوت دی جائے۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر انہوں نے بذریعہ تار معذوری کا اظہار کیا۔ بلکہ اپنے سینیر ڈسٹرکٹ کمشنر کو معذرت کے لئے بھیجا۔

یہ عظیم الشان عمارت زیادہ تر برادرم مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ بجائے خود افتتاح کرنے کے انہیں نائیجیریا سے بلا یا جائے۔ مگر افسوس ایک مقدمہ کی وجہ سے وُہ نہ آسکے۔

احمدیوں کا اجتماع

احباب ۱۶۔ فروری کو آنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن باقاعدہ طور پر ۱۷ تاریخ سے جلسہ شروع ہوا۔ ان ایام میں نہایت کثرت سے دور دراز کے احمدی جمع ہوئے۔ کم از کم تین ہزار احمدی بیرون جات سے تشریف لائے۔ خوراک۔ رہائش اور جلسہ گاہ کے متعلق ہمارے جملہ انتظامات ناکافی ثابت ہوئے۔ خصوصیت سے پانی کی اس قدر تکلیف رہی کہ ہمارے دوست مسٹر رشید راکسن کی موٹر لاری کیپ کوسٹ سے (جو سالٹ پانڈ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے) پانی لانے کے لئے ریزرو کرنی پڑی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ عام طور پر احمدیوں نے نہایت اخلاص کا اظہار کیا۔ اور منتظمین سے پورا تعاون کیا۔ ہر مقام کی جماعت کا جھنڈا علیحدہ علیحدہ تھا۔ جس پر جماعت کا نام۔ اور بعض دعائیہ اور تبلیغی الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ایک جماعت نے جھنڈے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر آویزاں کی ہوئی تھی۔ ہم نے فوراً تصویر اتروا کر Long live Hazrat Amir-ul-Momineen (حضرت امیر المومنین زندہ باد) کے الفاظ لکھوا دیئے۔

تمام جماعتوں نے مذہبی اشتہار یاد کئے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح کا فینٹی زبان میں ترجمہ تھا۔ کاش کہ ہم تین ہزار افریقن احمدیوں کی آواز ریڈیو کے ذریعہ ہندوستان کے باشندوں اور خصوصاً مسلمانوں تک پہونچا سکتے۔ شائد کہ اسی طرح ان کی آنکھیں کھلیں۔

جلسہ میں تقریریں

اکثر لیکچر تربیت کے متعلق تھے۔ تحریک جدید کے مقاصد سے جماعت کو آگاہ کیا گیا۔ اور تمام دُنیا کو احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنے کا عہد لیا گیا۔ علاوہ چندہ عام کے زکوٰۃ پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ بعض احباب نے سو سو روپیہ بطور زکوٰۃ ادا کیا۔ اسلام کے چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کرنے کا جماعت سے مطالبہ کیا گیا۔ مبلغین کی رپورٹوں کے ذریعہ سے جماعت کی تربیت میں جن نقائص کا علم ہوا۔ ان کی اصلاح کے لئے مفصل لیکچر دیئے گئے۔ عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے میں نے عیسائی اور غیر احمدی حاضرین سے اپیل کی کہ احمدیت کے پیغام کی طرف متوجہ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام مبارک سے بعض اقتباسات کا ترجمہ سُنایا۔ جن میں حضور علیہ السلام نے ابنائے عالم کو آئندہ تباہیوں ہیبت ناک جنگوں۔ اور خوفناک بلاؤں سے ڈرایا ہے۔ بعد افتتاح تمام دُنیا خصوصاً افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے لمبی دُعا کی گئی۔

نقد چندہ

مسٹر نبیا مین کیلسن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ اور مسٹر جمال جانسن جنرل سیکرٹری نے چندہ کے لئے اپیل کی۔ جس کے جواب میں ایک سو اٹھائیس پاؤنڈ نقد جمع ہوئے یعنی قریباً سترہ سو روپیہ۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

حکومت پنجاب کے بعض افسروں کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اسی طرح بعض انگریزوں نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ گولڈ کوسٹ کا ملک جرمن کو دے دیا جائے گا۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور حکومت گولڈ کوسٹ کو جنگ کے شروع ہو جانے کی صورت میں جماعت کی امداد کا یقین دلایا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اظہار اخلاص

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ جماعت نے اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ اور ساتھ ہی ایک سو پاؤنڈ یعنی ایک ہزار تین سو پچیس روپے کی حقیر رقم حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی گئی۔

مغربی افریقہ کے سب سے مشہور روزانہ اخبار "African Morning Post" نے جو گولڈ کوسٹ سے شائع ہوتا ہے۔ ایک لیڈر ہمارے جلسہ کے متعلق لکھا۔ اور اپنا نمائندہ یہاں بھیجا۔ جس نے بذریعہ ٹیلیفون اسی دن تمام حالات اخبار کو پہونچا دیئے اور اگلے روز شائع ہو گئے۔

ایک افسوسناک حادثہ

نہایت افسوس ہے۔ کہ ایک احمدی دوست جن کا نام علی تھا۔ اور چوراسی (۸۴) میل کے فاصلہ سے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے تھے۔ ایک مکان کی چھت گر جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے جنازہ پڑھایا۔ اور میت دفن کی۔ اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے۔

حاضرین جلسہ کے دو فوٹو لئے گئے۔ جو ریزولیوشنز کے ہمراہ انگلستان کے اخباروں کو بھیجے گئے۔

درخواستِ دُعا

احباب سے درخواست ہے۔ کہ جماعت گولڈ کوسٹ کے تمام کارکنوں کے لئے اور ہم دونوں کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ جلد سے جلد افریقہ میں اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔

خاکسار نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث القرطاس اور شیعہ حضرات

شیعہ حضرات کی حضرت علی رض کو خلیفہ بلافصل ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل جس کو وہ بڑے اعتماد اور زور دار الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ وہ حدیث القرطاس ہے۔ جو بخاری و مسلم میں درج ہے۔ اور جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے۔

رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں ایک دن صحابہ کرام آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ۔ میں تمہیں ایک ایسی تحریر لکھ دوں گا۔ جس سے تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے۔ اس وقت چونکہ آپ کو بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ اس لئے حضرت عمر رض نے کہا۔ ہمارے پاس قرآن ہے اور وہی کافی ہے۔ اس پر اہل بیت آپس میں جھگڑ پڑے۔ بعض کاغذ قلم دوات لانے کے حق میں تھے۔ اور بعض حضرت عمر فاروق کے ساتھ متفق تھے۔ کہ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دی جائے۔ اس شور و گو سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہاں شور نہیں ہونا چاہیئے۔ میں جس حالت میں ہوں وہ بہتر ہے۔ ہاں میں تمہیں تین باتوں کی نصیحت کرتا ہوں

اول۔ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔

دوم۔ میرے بعد بھی وفود کے بھیجنے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے جس طرح میری موجودگی میں تھا۔

سوم۔ تیسری بات راوی بھول گیا لیکن بخاری و مسلم کی دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کے متعلق تھی۔ چنانچہ مسلم کی ایک حدیث ہے۔ عن طلحۃ بن مصرف قال سالت عبد اللہ بن اوفیٰ ھل اوصیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا قلت فلم کتب علی المسلمین الوصیۃ۔ او قیل امروا بالوصیۃ قال اوصیٰ بکتاب اللہ یعنے آپ نے کتاب اللہ کے متعلق وصیت کی۔ اور قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ تیسری وصیت لا تتخذوا قبری وثنا یعبد تھی۔ یعنے میری قبر کو بت نہ بنا لینا کہ اس کی پرستش کی جائے

یہ ہے مختصر مفہوم ان تمام روایات کا جن میں حدیث القرطاس کا ذکر ہے۔ اور جن کے متعلق شیعہ حضرات کہتے ہیں۔ کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کاغذ اور قلم دوات لانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس وقت حضور کا ارادہ حضرت علی رض کو خلیفہ مقرر کرنے کا تھا۔ لیکن مہاجرین اور انصار نے ٹال کر اس بات کو ٹال دیا؟

الاول۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی ایسی بات لکھنا چاہتے تھے جس کی فوری تکمیل کے بغیر امت رسول کے گمراہ ہونے کا اندیشہ تھا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ حضرت عمر فاروق رض کے حسبنا کتاب اللہ کہنے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے۔

الثانی۔ شیعہ حضرات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلم دوات لانے کے ارشاد سے یہ نتیجہ نکالنا کہ "یقیناً" آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق لکھنا تھا۔ یہ دعوےٰ بلا دلیل ہے اس کے مقابل میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق لکھانا چاہتے تھے جو قرین قیاس بھی ہے کیونکہ آپ کے متعلق بہت سی نصوص حدیثیہ موجود ہیں۔ بخلاف حضرت علی رض کے کہ ان کی خلافت کے متعلق ایک بھی نص صریح موجود نہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت میں اپنی بجائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں کھڑا کرنا اور لوگوں کا امام بنانا۔ اور جب حضرت ابوبکر رض کی عدم موجودگی میں لوگوں نے حضرت عمر رض کو امام بنایا۔ تو ان کی آواز کو سنکر فرمایا۔ یابی اللہ ذالک والمسلمون۔ یابی اللہ ذالک والمسلمون۔ فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی تلک الصلوٰۃ فصلی بالناس (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۳) یعنے خدا اور تمام مسلمان بھی انکار کرتے ہیں۔ کہ ابوبکر کے سوا کوئی اور کھڑا ہو کر امامت کرائے۔ پھر حضرت ابوبکر رض کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ اور ان کے پیچھے صحابہ کرام نے نماز دھرائی؟

حضرت علی رض کے متعلق شیعہ اصحاب یہ حدیث پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔ مگر اس سے یہ استدلال اس صورت میں صحیح ہو سکتا تھا۔ جبکہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد وفات پاتے۔ اور حضرت ہارون ان کے جانشین بنتے مگر ہوا یہ کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام سے قبل وفات پا گئے۔

الثالث۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قلم دوات مانگتے وقت وصیت کی غرض سے یہ فرمانا کہ ان لا تضلوا۔ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کا منشاء اس صحیفۂ مطہرہ کی طرف توجہ دلانا تھا۔ جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یبین اللہ لکم ان تضلوا (نساء رکوع آخر) کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے اس میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

الرابع۔ پھر یہ نہیں کہ اس دن قلم دوات مانگنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو افاقہ نہ ہوا۔ اور آپ کا وصال ہو گیا ہو۔ بلکہ حدیث القرطاس کا واقعہ جمعرات کا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار اور منگل کی درمیانی شب کو ہوا۔ مگر اس عرصہ میں آپ نے حضرت علی رض کی خلافت کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مدعا اور مقصد جو وصیت سے تھا وہ حضرت عمر رض کے حسبنا کتاب اللہ کہنے سے پورا ہو چکا تھا۔

الخامس۔ اگر شیعہ حضرات کا کہنا صحیح ہے۔ کہ حضرت علی رض کے نام خلافت لکھی جانی تھی۔ تو اول تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر لکھنے کے ہی یہ فرما سکتے تھے۔ اور اگر اس کا لکھنا ہی ضروری تھا تو چاہیئے تھا کہ حضرت علی رض یا صحابہ میں سے کوئی اور لے آتے۔ یا خود ابن عباس ہی تکلیف گوارا فرما لیتے۔ کیونکہ یہ حکم تو عام تھا۔ مگر کوئی نہ لایا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت عمر رض کے حسبنا کتاب اللہ کہنے پر صحابہ سمجھ چکے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء حضرت عمر رض کے حسبنا کتاب اللہ کہنے سے پورا ہو گیا۔

السادس۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر مسند خلافت پر بیٹھنے کا کوئی حقیقی مستحق اور اس رتبہ جلیلہ کا کوئی حقیقی سزاوار تھا۔ تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ جیسا کہ محمد ابن حنیفہ سے روایت ہے کہ قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیتہ ان اقول ثم من فیقول عثمان قلت ثم انت یا ابت قال ما انا الا رجل من المسلمین (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۸۸) یعنے میں نے اپنے باپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ کہا عمر۔ پھر میں ڈرا کہ اس کے بعد عثمان کا نام لیں گے۔ اس واسطے میں نے کہا۔ کہ حضرت عمر رض کے بعد آپ۔ تو آپ نے فرمایا میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت علی رض خود اس بات کے معترف تھے۔ کہ حضرت ابوبکر رض ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سریر خلافت پر متمکن ہونے کے لائق ہیں۔ ۴۴

۴۴ السابع۔ اگر حضرت علی رض خلافت کے مستحق تھے۔ اور بقول شیعہ صاحبان حضرت ابوبکر رض نعوذ باللہ غاصب تھے۔ تو حضرت علی رض نے کیوں ان کی بیعت کی۔ اور ان کی خلافت کو برحق سمجھا۔ پس مندرجہ بالا دلائل و براہین سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ شیعہ حضرات کا حدیث القرطاس سے حضرت علی رض کی خلافت بلافصل کا استدلال کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔

ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں اور غیر مبایعین میں مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود پر مناظرہ

۴ر اپریل ۳۷ء بروز اتوار بیرون دروازہ بھگتانوالہ کارخانہ شیخاں امرتسر میں غیر مبایعین اور غیر احمدیوں کے درمیان اس موضوع پر مباحثہ ہوا۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ غیر احمدی اس بات کے مدعی تھے کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کی طرف سے مولوی عبداللہ صاحب معمار مناظر تھے اور غیر مبایعین اس امر کی تردید اور اسے غلط ثابت کرنا چاہتے تھے۔ ان کی طرف سے مولوی عمرالدین مناظر مقرر ہوئے۔ داخلہ کے لئے ٹکٹ تقسیم کئے گئے۔ حاضری دو تین سو کے لگ بھگ تھی۔

مولوی عمرالدین "اہل پیغام" کے مشہور مبلغ شمار ہوتے ہیں۔ اور مجھے ان کا یہ مباحثہ پہلی دفعہ سننے کا اتفاق ہوا۔ جس میں معلوم ہوا کہ آپ قواعد عربی سے بالکل ناواقف ہیں۔ چنانچہ جب حدیث اماسکم منکم پر بحث شروع ہوئی اور مولوی صاحب نے مسلم کا حوالہ پیش کر کے جب اس کے معنی بھی وہیں سے یہ پیش کئے کہ یحکمہ عیسیٰ بدین نبیکم تو لفظ یحکمہ کو ایک دفعہ انہوں نے یحکمہ پڑھا۔ اس کے متعلق تنبیہ ہوئی۔ تو یحکمہُ پڑھا حالانکہ دراصل یہ لفظ یحکمکُم ہے۔

اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حمامۃ البشریٰ میں سے خاتم النبیین کے متعلق عبارت پڑھی تو اس میں بھی نہایت فحش غلطیاں کیں مثلاً لِجَوَّزْنَا انفِتَاحَ بَابِ النُّبُوَّۃِ کو لجوّزنا انفتاحُ بابُ النبوۃ پڑھا۔

اس کمزوری کو چھپانے کے لئے مولوی صاحب نے اپنے مقابل مناظر سے کہا کہ تمہیں کیا معلوم یحکمکم کیا باب ہے، اس نے فوراً جواب دیا۔ نَصَرَ یَنْصُرُ تو مولوی صاحب لاچار ہو کر کہنے لگے "اچھا دیکھ لینگے" اس وقت کے لحاظ سے یہ ایسا جواب تھا کہ خواہ مخواہ پبلک کو ہنسی کا موقع ملا۔

اس کے علاوہ مولوی صاحب نے بعض دعوے بھی کئے مثلاً یہ کہا کہ اگر ایک ایک مسئلہ پر بحث ہوتی۔ تو میں بتا دیتا کہ یہ شخص (مولوی عبداللہ معمار) اردو بھی نہیں سمجھتا ... خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ تمہیں "بسم اللہ" بھی پڑھنی نہیں آتی۔ اس کا فریق ثانی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ پھر کہا: "کاش مولوی ثناء اللہ مباحثہ کرتے" "میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے تیس مناظرات کئے ہیں" اس کے جواب میں عبداللہ معمار صاحب نے کہا "تم مولانا محمد علی صاحب کو جو تمہارا سردار ہے لاؤ ہماری طرف سے ہمارا سردار آئے گا" اس پر "اہل پیغام" نے خاموشی اختیار کر لی۔ البتہ یہ آواز آئی۔ کہ مناظرہ تحریری ہو۔

ایک اور بات مولوی صاحب نے حدیث اماسکم منکم کے متعلق یہ کہی کہ "میں سَو روپیہ انعام مقرر کرتا ہوں۔ یہاں ثالث مقرر کر کے بحث کر لیں۔"

جواب ملا کہ "منظور ہے مقرر کر لیں" اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ ابھی اس بات کو جانے دیں۔ یہ جواب بھی ایسا تھا کہ پبلک نے اس پر پھبتی اڑائی جب فریق مخالف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے ثبوت میں حقیقۃ الوحی کا حوالہ پیش کیا جس میں آپ نے یہ فرمایا ہے: "کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا" تو اس کے جواب میں مولوی صاحب نے صرف یہ کہا۔ "یہ حوالہ مستقل مبحث ہے۔ آپ اس پر قائم رہیں تو میں آپ کو سمجھاؤں۔

ایک دفعہ اس امر کو ثابت کرتے ہوئے کہ محدث بھی مرسل ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث" اس پر کسی قدر شور برپا ہوا تو کہنے لگے اس آیت کی یہ دوسری قرأت بخاری میں درج ہے۔

مولوی عبداللہ معمار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی سے کام لیا۔ اور باوجود بے سروسامانی اور نبوت کے متعلق پوری تحقیق نہ ہونے کے بعض مطالبات ایسے کئے جن کو شملوی صاحب آخر تک پورا نہ کر سکے۔ مثلاً اس نے نبوت کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود کی یہ تحریر پیش کی کہ "جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت (مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ) کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔

شملوی صاحب نے جواب دیا۔ یہاں نبی سے مراد مجازی نبی ہے۔ تو اس نے پھر چیلنج دیا کہ اگر مولوی عمرالدین صاحب نبی کی بجائے مجازی نبی یا بروزی نبی رکھ کر اس عبارت کے معنی صحیح ثابت کر سکیں تو میں پچاس روپیہ انعام دوں گا۔"

شملوی صاحب نے آخر تک اس مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا۔ سوائے اس کے کہ یہ نبی کا نام باعتبار پیشگوئی حدیث نبوی آپ کو دیا گیا۔ مگر اس سے اس کا مطالبہ پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر اس نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ کی عبارت کو پیش کیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سوال کے جواب میں کہ تریاق القلوب میں اپنی فضیلت کو جزوی فضیلت قرار دیا ہے۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے مگر ریویو جلد اول ۲۵۷ میں اپنے آپ کو مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر بتایا ہے۔ فرمایا ہے۔ کہ "اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا ہے کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں ... اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تسلیم فرمایا ہے۔ کہ آپ تریاق القلوب اور اس سے پہلے جب کہ آپ بروزی نبی اور مجازی نبی ہو چکے تھے۔ یہ خیال کرتے تھے کہ چونکہ مسیح ابن مریم نبی ہے۔ اور میں نبی نہیں اس لئے میری فضیلت اس پر جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ مگر بعد میں خدا نے آپ کو اس خیال پر قائم نہ رہنے دیا۔ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں صاف یہ ہے۔ کہ خدا نے آپ کو کہا کہ آپ نبی ہیں اور آپ کی فضیلت مسیح ناصری پر تمام شان میں ہے پس یہ ایک نہایت پختہ دلیل ہے اس امر پر کہ آپ نبی تھے۔

شملوی صاحب نے کہا کہ اوائل سے مراد دعویٰ مسیحیت سے قبل کا زمانہ ہے۔ نہ کہ تریاق القلوب کا زمانہ تو اس کے جواب میں فریق مخالف نے کہا کہ سوال یہاں تریاق القلوب کا ہو رہا ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ تبدیلی عقیدہ کا زمانہ تریاق القلوب اور ریویو کے درمیان کا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے دم سادھ لیا۔

پھر عبداللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء بھی پیش کیا۔ کہ ہمارا دعوے ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اس کا بھی مولوی صاحب نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔

اس کے ساتھ ہی میں یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ فریق مخالف نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب شریعت جدیدہ لائے تھے۔ اور اس کے لئے اربعین کا وہ حوالہ پڑھا۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ شریعت کیا ہے؟ امر و نہی کا نام ہے۔ اور وہ میرے الہام میں پائی جاتی ہے۔ جیسے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم۔

اس کے جواب میں شملوی صاحب نے اس بات کو اس عبارت کے پچھلے حصہ سے واضح کیا کہ اس میں شریعت جدیدہ کا دعوے ہرگز نہیں کیا گیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لکھا ہے۔ کہ اب قرآن کے بعد اور کوئی نئی شریعت نہیں۔

اسی طرح عبداللہ صاحب نے نبی کی تعریف کی۔ المبعوث من اللہ لتبلیغ احکام اللہ اور اس کے متعلق مولوی عمرالدین صاحب نے ثابت کیا۔ کہ یہ تعریف ناقص ہے۔ جس کا فریق مخالف نے کوئی جواب نہیں دیا۔

الحاصل یہ مباحثہ اپنی طرز کا پہلا مباحثہ تھا۔

خاکسار محمد صادق مبلغ سلسلہ

قابل توجہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور و ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ

یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جب تک دیہاتی آبادی کو علم کے نور سے منور نہ کیا جائے گا۔ ملک ترقی نہیں کر سکیگا۔ اسی لئے دیہات سدہار تحریک حکومت نے جاری کی ہے۔ اور ہر جگہ اس کا چرچا ہے۔ اس تحریک نے دیہاتی آبادی میں ایک نئی روح پھونک دی ہے اگر گورنمنٹ کے ارباب حل و عقد کا تعاون دیہاتیوں کے شامل حال رہا۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں دیہات میں کافی تبدیلی ہو جائیگی۔ دیہات سدہار تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے تعلیم ایک لازمی چیز ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ کیونکہ معمولی بچت کے لئے پبلک امدادی مدارس جو کہ صحیح طور پر ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس کے دوش بدوش ڈسٹرکٹ بورڈ کے معمولی خرچ پر چل رہے ہیں۔ ان کی امداد بند کرنے کے نوٹس جاری کر دئے گئے ہیں۔ اور ایک مفید شاخ سے ہاتھ اٹھائے جانے کا ارادہ کر لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں زنانہ تعلیم کو بھی ان ٹرینڈ استانیوں کے بہانہ سے نظرانداز کرتے ہوئے زنانہ امدادی مدارس کے ساتھ نہایت ہی ناروا سلوک کرنے کا تہیہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ڈسٹرکٹ بورڈ کو ٹرینڈ استانیاں مہیا کرنے میں خود ابھی تک پورے طور پر کامیابی نہیں ہو سکی۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ زنانہ مدارس میں ان ٹرینڈ استانیاں موجود ہیں۔ پبلک کی خیر خواہی اور ہمدردی اور دیہات سدھار کی تحریک کو کامیاب بنانے والے اور حامیان زنانہ تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کی اس ذہنیت کو بنظر غور ملاحظہ فرمائیں۔ کہ کس طرح دیہاتیوں کی تعلیم میں مشکلات حائل کی جا رہی ہیں۔ خرچ میں کمی کرنے کے لئے بہتر اور آسان صورت تو یہ تھی۔ کہ کسی معقول تنخواہ دار کو فارغ کیا جاتا اور صدہا طلباء کی سرپرستی سے سبکدوشی حاصل نہ کی جاتی۔ اگر ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ اس معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ تو امدادی مدارس خرچ کے لحاظ سے ڈسٹرکٹ بورڈ کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ توقع ہے۔ کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور جن کی غیر معمولی قابلیت اور ہمدردی رعایا اور انصاف کی ضلع بھر میں دھوم مچ رہی ہے از راہ رعایا پروری و علم نوازی امدادی مدارس زنانہ و مردانہ کی امداد بند کرنے کے نوٹس پر توجہ فرمانے کے بعد نہایت فراخدلی سے امداد کو بدستور جاری رکھنے کے لئے حکم صادر فرمائیں گے۔

خاکسار
محمد رمضان انور
سیکرٹری انجمن دیہات سدھار اٹھوال
ضلع گورداسپور

جماعت احمدیہ گنج لاہور کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ گنج لاہور کا سالانہ تبلیغی جلسہ انشاء اللہ تعالے ۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوگا جس میں مرکز سے علماء کے علاوہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی وکیل گجرات اور قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری بھی شامل ہو کر تقاریر فرمائیں گے۔ گرد و نواح کے احباب کو شامل ہو کر فائدہ اٹھانا چاہیئے:

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پستول خریدو
تمہیں کوئی منع نہیں کرے گا

تمہیں لائسنس بھی نہیں لینا پڑے گا۔
دل ہلا دینے والی خوفناک آواز
جنگل میں بسنے والوں کا حامی
چوروں اور بدمعاشوں کی روح فنا کرنے والا
ایک وقت میں دس کارتوس بھر لو۔ پھر جب چاہو ایک فیر کردو
اگر چاہو تو یک بعد دیگرے سب فیر کردو
آواز سنکر دشمن فرار ہو جائیں گے
جنگلی جانور بھاگ جائیں گے
صرف برما، بنگال اور بہار اڑیسہ میں لائسنس ہے
باقی ہر جگہ یہ پستول ہر شخص رکھ سکتا ہے
جرمنی کا بنا ہوا خوفناک الارم پستول
اس کے ساتھ ایک سو کارتوس مفت
ایک پستول مع سو کارتوس کی قیمت چار روپیہ
(محصولڈاک آٹھ آنے ۔ علیحدہ کارتوس کی قیمت ایک روپے کے ۲۵)
منیجر حسن امپورٹ کمپنی ۲ کلاں محل دہلی

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا نایاب تحفہ!
جوہر وسمہ مہندی رجسٹرڈ مفت طلب فرمائیے

ایک منٹ میں سفید بالوں کو بغیر تکلیف کے قدرتی سیاہ کرتا ہے

قبل ازیں راولپنڈی سے جوہر وسمہ مہندی طلب کرنے پر ایک روپیہ آٹھ آنے صرف ہوا کرتے تھے۔ اب صرف محصولڈاک اور خرچ پیکنگ پورا کرنے کے لئے چار ٹکٹ آنے پر پوری شیشی مفت روانہ کیجاتی ہے۔ ایجنٹوں سے ہر میں خرید فرمائیے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔ کمیشن معقول دی جاتی ہے۔ اکابرین دنیا کا متفقہ فیصلہ طلب فرما کر اپنی تسلی کر لیں۔ غلط ثابت ہو تو ہرجانہ بھی پیش کیا جائیگا۔

صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ آزاد منزل نیا کٹڑہ راجہ بازار راولپنڈی شہر | برانچ آفس۔ صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ متصل سنہری مسجد ڈبی بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی واقعات

اچھوت اور مسلمان

باوجود اس کے کہ اچھوت اقوام کے ساتھ ہندو نہایت ہی ظالمانہ سلوک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ آریوں نے اچھوتوں کی شدھی کا ڈھونگ رچا کر ان کی حالت میں کوئی خوشگوار تبدیلی پیدا نہیں کی۔ ناظرین الفضل یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ دیگر مقامات کے علاوہ صرف ضلع گورداسپور اور جموں کے متعلقہ علاقہ میں ۱۹۱۳ء سے لے کر اس وقت تک ڈوم قوم کے ایک لاکھ سے زیادہ افراد کو آریہ شدھ کر کے مہاشے بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مالدار ہندو اپنے مال سے ذی اثر ہندو اپنے اثر اور رسوخ سے اور سارے کے سارے ہندو متفقہ جدوجہد سے اچھوتوں کو شدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ بے دریغ لاکھوں روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ اور ہر جا و بیجا طور پر اچھوتوں کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اچھوت دھڑا دھڑ ان کے پھندے میں پھنستے جا رہے ہیں۔

ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ ہزار بار توجہ دلاؤ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ حالانکہ نہ صرف اسلام نے ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ جس رنگ میں بھی ممکن ہو۔ تبلیغ اسلام میں حصہ لے۔ بلکہ دنیوی عزت اور وقار کا انحصار بھی آج کل کثرت تعداد پر ہے۔ کاش مسلمان اب بھی اچھوت اقوام میں اشاعت اسلام کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور نہ صرف انفرادی طور پر حسن سلوک کے ساتھ اچھوتوں کو اسلام کی طرف مائل کریں۔ بلکہ متحدہ طور پر بھی کارآزمودہ لوگوں کے ذریعہ اچھوت اقوام کو نور اسلام سے منور کرنے کا انتظام کریں۔

کانگرسی جھنڈے کی توہین

یکم اپریل کو نئے آئین کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیلئے کانگرس کی تجویز کے مطابق بعض مقامات میں نامکمل سی ہڑتال کی گئی۔ اور کانگرسی جھنڈے لہرائے گئے۔ ہم نے اس طریق عمل کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ اس لئے کہ کاروبار بند کر کے جب لوگ بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو ایک خاص رو میں بہ کر کئی قسم کے جھگڑے فساد پیدا کر دیتے ہیں۔ اب کے اگرچہ اس قسم کے کسی غیر معمولی جھگڑے تک تو نوبت نہیں پہنچی۔ لیکن بعض جگہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں دہلی کے دو واقعات کو بہت اہمیت دی رہی ہے۔ ان میں سے ایک تو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کانگرسی خاتون نے باوجود اس کے کہ یورپین پولیس کانسٹبلوں سے کہا تھا۔ کہ اگر اس کے خلاف الزام ہے۔ تو وہ گرفتار ہونے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے اس کے کندھوں پر ہاتھ ڈالنے پر اصرار کیا۔ اور دوسرا یہ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی موجودگی میں ایک کانسٹبل نے جھنڈا اتار کر پہلے پاؤں تلے روندا۔ اور پھر اسے پھاڑ دیا۔

خاتون مذکور کی شکایت چونکہ عدالت میں جا چکی ہے۔ اور عدالت اس الزام کی تحقیقات کرانا چاہتی ہے۔ اس لئے اسے نظرانداز کرتے ہوئے صرف جھنڈے کے متعلق یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ پولیس کے جس ملازم نے یہ حرکت کی۔ اس نے نہایت ہی لغو اور دل آزار حرکت کی۔ لغو اس لئے کہ اس کے ایک جھنڈے کو اتار کر پھاڑ دینے سے آئندہ ایسے جھنڈے ہندوستان سے معدوم نہیں ہو سکتے اور دل آزار اس لئے کہ گو وہ کپڑے کا ایک ٹکڑا ہی تھا۔ لیکن ایک قومی نشان تھا۔ اور قومی نشان کی تذلیل جس درجہ تکلیف دہ اور رنج افزا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اپنے آپ کو اس حالت میں رکھ کر بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔

اسمبلی میں اس معاملہ کے متعلق جس زور شور سے بحث ہوئی۔ اور پھر ملامت کی تحریک جس کثرت رائے سے پاس ہوئی۔ اس سے حکومت پر واضح ہو سکتا ہے کہ پولیس کا ایک ادنیٰ ملازم اپنی رعونت یا نادانی سے۔ اس کے خلاف کس قدر جذبات غم و غصہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہندوستان میں پولیس تربیت کی کس قدر محتاج ہے۔

گورنر کا پیغام سننے کے لئے کھڑا نہ ہونا

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا افتتاح ہونے سے قبل ہی کانگرس پارٹی نے یہ طے کر لیا تھا۔ کہ جس وقت گورنر کا پیغام پڑھا جائے۔ تو اس کا کوئی ممبر کھڑا نہ ہو۔ چنانچہ ۵ اپریل کو انہوں نے اور ان کے ساتھ کچھ دیگر پارٹیوں کے ممبروں نے ایسا ہی کیا۔ اسے اگر نئے آئین کے خلاف مظاہرہ قرار دیا جائے۔ تو بھی یہ نہایت بھونڈا مظاہرہ ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو "حضور شہنشاہ معظم اور ان کی اولاد اور ان کے جانشینوں کا سچا وفادار رہنے کا کھڑے ہو کر حلف اٹھانا اور دوسری طرف شہنشاہ معظم کے منظور کردہ آئین کی تحقیر کرنا عجیب سی بات ہے۔ اور اس کا معقولیت سے کوئی تعلق نہیں نظر آتا۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس موقع کے لئے جو ایجنڈا جاری کیا گیا۔ اس میں یہ لکھنا موزوں نہ تھا۔ کہ ارکان اسمبلی کھڑے ہو کر گورنر کا پیغام سنیں گے۔ اگر یہ بروئے قانون ضروری ہوتا۔ تو پھر اس کے یاد دلانے میں کوئی حرج نہ تھا۔ اور اس پر عمل نہ کرنے والے قابل گرفت قرار دئے جاتے۔ لیکن اگر یہ ملک معظم کے نمائندہ کا روایتی احترام تھا۔ تو اسکا ایجنڈا میں ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس بات کے ایجنڈا میں درج کئے جانے سے یہ خیال پیدا ہونا قدرتی بات تھی۔ کہ حکماً کھڑا کیا جا رہا ہے۔

مسٹر مظہر علی کی پسپائی

ایک وقت تھا جب احرار کا دعویٰ تھا کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے حقیقی نمائندہ ہیں۔ اور تمام مسلمان ان کے بال بندھے غلام ہیں۔ انہی ایام میں وہ یہ بھی دعویٰ رکھتے تھے۔ کہ آئندہ نظام ملک میں وہی مسلمان داخل ہو سکے گا۔ جس کے پاس احرار کی تصدیق ہوگی۔ اور سر فضل حسین صاحب مرحوم ایسے با اثر اور قابل لیڈر کے متعلق وہ کہتے تھے۔ کہ مسلمانوں کے ووٹ وہ قطعاً حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ سر فضل حسین کے مقابلہ میں عشر عشیر اثر نہ رکھنے والے مسلمانوں کے مقابلہ میں بھی احرار کو شکست فاش ہوئی۔ حتیٰ کہ ان کا ڈکٹیٹر چودھری افضل حق بھی ایک نوجوان کے مقابلہ میں چاروں شانے چت گرا۔ اور لے دے کے مسٹر مظہر علی منتخب ہوئے۔ ان کے متعلق کئی دنوں سے سنا جا رہا تھا کہ اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر بننے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اور ہندو اخبارات ان کی کامیابی کے بہت کچھ امکان بتا رہے تھے۔ لیکن جب موقع آیا۔ تو مسٹر موصوف نے نہایت شاندار پسپائی اختیار کر لی۔ یعنی امیدواری سے دستبردار ہو گئے۔ معلوم نہیں اب احرار سے اگر پوچھا جائے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمان کہاں ہیں۔ جن کی نمائندگی کا آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلتان شہر میں غیر احمدیوں سے کامیاب مناظرہ

۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو حسب شرائط صبح سے لے کر ظہر تک چھ گھنٹہ مسلسل جماعت احمدیہ اور جمعیتہ احناف ملتان کے درمیان ان کی خیمہ گاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی ابوالعطا اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل ومبلغ بلاد اسلامیہ مناظر تھے۔ اور ان کے مدمقابل جمعیتہ احناف کی جانب سے مولوی لال حسین اختر کھڑا کیا گیا۔ مناظرہ کے آغاز سے پیشتر شرائط مناظرہ پڑھ کر سنائی گئیں جن میں ایک شرط تہذیب ومتانت کی بھی تھی۔ اور حسب قاعدہ ہمارے مناظر کی تقریر بحیثیت مدعی ہونے کے پہلی اور آخری بھی تھی۔ مولانا ابوالعطاء صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی پہلی تقریر میں جو نصف گھنٹہ کی تھی۔ قرآن کریم اور احادیث اور دیگر معقول اور ٹھوس دلائل سے عالمانہ رنگ میں مبرہن اور روشن کیا جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ازاں بعد مولوی لال حسین اختر نے آدھ گھنٹہ جوابی تقریر کی۔ جس میں بجائے دلائل کے اس نے حسب دستور بتقاضائے فطرت سبابی اور دشنام دہی سے کام لیا۔ اور جُوں جُوں اس کی باری آتی گئی۔ اس کی ہرزہ سرائی اور دریدہ دہنی میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ متعدد مرتبہ فریق ثانی کو شرائط مناظرہ کی اس خاص شرط کی جانب توجہ دلائی گئی۔ مگر صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اس دوران میں ان کے آدمیوں نے چند دفعہ تالیاں بھی بجائیں۔ نعرے اور قہقہے بھی لگائے۔ اور ننگ اسلام تہذیب اور اخلاق کا مظاہرہ ہوتا رہا۔ اگرچہ ان کی ایسی مذبوحی حرکات اور انداز تضحیک وتشنیع سے ہمارے دلوں کو دکھ ہوا۔ لیکن ہم نے یہ خیال کرکے کہ خدا کے ماموروں کے مکذبوں کا ازل سے ہی یہی وطیرہ رہا ہے۔ صبر وتحمل سے کام لیا۔ ہماری جانب سے ہر بار ان کے بوسیدہ اعتراضات کے مدلل جواب دئے جاتے رہے۔ اور منہاج نبوت پر زیادہ تر قرآنی براہین پیش کئے جاتے رہے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نہایت ہی سنجیدگی اور متانت سے فاضلانہ پیرایہ میں اپنے مضمون کو نبھاتے رہے۔ اور باوجود اس قدر اشتعال انگیزی کے آپ نے دامنِ شرافت وثقاہت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور مہذب وملائم زبان میں ہر بار مدمقابل کی بدزبانیوں اور اعتراضوں کا جواب دیا۔ لال حسین اختر نے بدزبانی۔ دروغ بافی۔ ڈھٹائی۔ اور حوالوں کی کتر بیونت میں ہو دیا نہ سرشت وجبلت کا بین ثبوت دیا۔ اور اکثر دلائل کو انہوں نے مس تک بھی نہ کیا اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات وتحریرات میں جواز قبیل متشابہات ہیں اپنی علمی پردہ دری کے خوف سے پناہ لینے کی سعیٔ ناکام کی۔ سلیم طبقہ پر اس کا الٹا اثر ہوا۔ جس نے بعد میں مولوی لال حسین اختر کی کور ذوقی بداخلاقی اور علمی تہیدستی وعاجزی کا اعتراف کیا۔ غرضیکہ مجلس مناظرہ کا یہی رنگ رہا وفات مسیح اور ختم نبوت کے متعلق قرآن واحادیث اور بزرگان سلف کے حوالوں کا آخر تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور حضرت اقدس کی صداقت پر قرآنی معیار دلائل کی تردید سے قاصر رہا۔ جو ہمارے مناظر صاحب نے ابتدائی تقریر میں ہی اظہار غیب نصرت دین۔ غلبہ دلائل۔ پاکیزہ زندگی۔ ترقی مشن۔ وغیرہ کے متعلق بیان کرتے تھے۔ جب ان کی آخری تقریر کا وقت آیا تو دل کھول کر گالیاں دیں۔ اس کے بعد جب حسب شرائط ہماری آخری تقریر کی باری آئی۔ تو فریق مخالف کا پریذیڈنٹ اور ان کے حواریین عہد شکنی کرتے ہوئے کثیر تعداد میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم بیٹھے رہے۔ محفل درہم برہم ہو گئی۔ ہم نے کافی دیر انتظار کیا اور اس خلاف ورزی کی جانب توجہ دلائی مگر منکرین نے کب اخلاق وعہود کی پابندی کو لازمۂ عمل جانا۔ جو اس موقعہ پر وہ پابندی کا نمونہ دکھاتے۔ ادھر پولیس کے بعض افسران نے بھی مجلسی مباحثہ کی اس کھلبلی اور ہماری آخری تقریر کو سننے کے لئے فریق ثانی کی عدم آمادگی کو دیکھکر ہمیں چلے جانے کو کہا۔ اور ہم آخری تقریر کئے بغیر جلسہ گاہ سے آگئے کئی سالوں کے بعد ایسا مناظرہ ملتان شہر میں منعقد ہوا۔ جس کا ہمارے نزدیک شریف اور خواندہ طبقہ پر احمدیت کے لحاظ سے اچھا اثر ہوا۔ اور ہمیں اس میں اللہ تعالیٰ نے علمی اور اخلاقی لحاظ سے کامیابی عطا فرمائی۔ حاضرین کی تعداد اندازاً دو تین ہزار ہوگی۔ دینی طور پر اس مناظرہ سے گونہ بیداری پیدا ہو چکی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو سعید روحوں کو ان میں حق کی تڑپ پیدا کرکے اپنے قائم کردہ سلسلہ کی طرف کھینچ لائیگا

(نامہ نگار)

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خاں صاحب نصار رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبد الغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور وید مان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دھلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حبّ بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ انکے اکیس (۲۱) یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (ﻋﮧ/) ہے۔

حیات النسواں سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی عہ/

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈالکر استعمال کیا جائے۔ تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی بوتل پانچ روپے (ﻋﮧ/)

حالات مرض تحریر کرکے عالیجناب حکیم عبد الغنی خاں صاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ قادیان ریلوے لائن پر سفر میں مزید سہولتیں

ریلوے کا محکمہ مسافروں کے آرام اور سہولت کی طرف روز بروز زیادہ متوجہ ہو رہا ہے۔ اور ہر لائن پر بہترین انتظام کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بٹالہ قادیان لائن پر دو گاڑیوں کا اضافہ نہ صرف اس علاقہ کے مسافروں کے لئے بلکہ دور دراز سے سفر کر کے آنے والے اصحاب کے لئے نہایت آرام دہ ہے۔ مثلاً تمام وہ مسافر جو "کلکتہ پنجاب میل" میں کلکتہ پٹنہ۔ بنارس۔ بریلی۔ لکھنؤ اور مراد آباد وغیرہ سے آئیں۔ وہ امرتسر میں پانچ بجکر ۲۳ منٹ پر صبح پہنچتے ہیں۔ انہیں ۴۰-۵ پر گاڑی مل سکتی ہے۔ جو ۴۰-۷ پر قادیان پہنچتی ہے۔ اس طرح دہلی سے ۵۰-۱۶ کی گاڑی سے روانہ ہو کر سہارنپور سے "کلکتہ پنجاب میل" مل سکتی ہے۔ اور اگر پانی پت کرنال کے راستہ آنا ہو۔ تو دہلی سے ۵۰-۱۷ پر روانہ ہو کر انبالہ سے گاڑی بدلنے پر امرتسر سے قادیان کو ۴۰-۵ پر روانہ ہونے والی گاڑی مل سکتی ہے۔

دہلی کی طرف سے فرنٹیئر میل میں آنے والے مسافر امرتسر میں ۵۵-۶ کو پہنچتے ہیں۔ اسی طرح شملہ سپیشل کے ذریعہ امرتسر ۱۵-۶ کو پہنچتے ہیں یہ امرتسر سے ۴۵-۷ پر روانہ ہونے والی گاڑی سے ۳۸-۹ کو قادیان پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح اول الذکر ٹرین میں آنے والے مسافروں کے لئے پہلے کی نسبت سوا چار گھنٹے کی بچت ہو گئی ہے۔ اور موخر الذکر ٹرینوں میں آنے والوں کے لئے قریباً اڑھائی گھنٹوں کی

جو مسافر ہوڑہ ایکسپریس میں آئیں ان کو پہلے امرتسر میں ۳۷-۴ سے لے کر ۵۰-۹ تک قریباً ساڑھے پانچ گھنٹے ٹھیرنا پڑتا تھا۔ اب وہ صرف ایک گھنٹہ کے قریب ٹھہر کر وہاں سے ۴۰-۵ کی گاڑی پر سوار ہو سکیں گے۔

دہلی کی طرف سے بمبئی ایکسپریس میں آنے والوں کے لئے جو امرتسر میں ۶-۸ کو پہنچتی ہے۔ اس کے مسافر ۲۰-۱۸ پر چلنے والی گاڑی پر سوار ہو کر ۲۲-۲۰ کو قادیان پہنچ سکتے ہیں۔

قادیان سے جانے کے لئے صبح ۲۰-۶ کی گاڑی ان لوگوں کے لئے جو لاہور۔ امرتسر جانا چاہیں نہایت موزوں ہے۔ یہ گاڑی امرتسر ۱۵-۸ پر اور لاہور ۴۰-۹ پر پہنچا دیتی ہے۔ اور قادیان سے ۸ بجے چلنے والی گاڑی ان لوگوں کے لئے نہایت آرام دہ ہے۔ جو عدالتوں میں پہنچنے کے لئے بٹالہ اور گورداسپور جاتے ہیں۔ وہ بٹالہ ۳۰-۸ پر۔ اور گورداسپور ۴۷-۹ پر پہنچ سکتے ہیں۔

قادیان سے دن کے وقت جالندھر۔ لدھیانہ اور انبالہ تک جانے والوں کے لئے قادیان سے ۱۵-۱۳ پر ایک گاڑی چلتی ہے جو ۰۰-۱۵ امرتسر پہنچتی ہے۔ اور امرتسر سے ۲۰-۱۵ کو گاڑی چلتی ہے۔

غرض دو گاڑیوں کے اضافہ سے ہر طرف سے آنے جانے والے مسافروں کے لئے ہر ممکن سہولت اور آرام مہیا کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے جہاں ہم ریلوے حکام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہاں قادیان آنے والے احباب کو بھی یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ریل میں سفر کیا جائے۔ اور اگر کوئی دوست خاص حالات کے ماتحت بٹالہ تک لاری پر آنے کے لئے مجبور رہوں۔ تو انہیں بٹالہ سے قادیان گاڑی پر ہی آنا چاہیئے۔ کیونکہ اول تو بٹالہ اور قادیان کے درمیان سڑک بالکل کچی ہے۔ اور اس پر موٹر یا لاری کا چلنا بہت تکلیف دہ ہے دوسرے جب محکمہ ریلوے نے بہترین انتظام کر دیا ہے تو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اراضی سندھ کیلئے مزارعین کی فوری ضرورت

چونکہ خدا کے فضل سے سندھ میں ایک بہت بڑا رقبہ کاشت کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ جس کیلئے فوری طور پر مزارعان کی ضرورت ہے لہذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ فوراً ہی اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں ایسے احباب کہ جن کی تصدیق اور سفارش جماعت کے امراء کریں۔ اور وہ اپنی جائداد غیر منقولہ کا کچھ حصہ بقدر ضرورت ہمارے پاس گرو رکھ دیں۔ انکے ابتدائی اخراجات کے لئے شرائط کے بموجب ستر اسی روپے تک کی اعانت بھی کی جا سکتی ہے۔ تاکہ وہ وہاں اپنا کام چلا سکیں۔ احباب بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال فرما دیں

انچارج تحریک جدید قادیان

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۸ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت۔ پاکیزہ سیرت امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

نوٹ:۔ لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو۔

(سید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا اکٹرہ کرم سنگھ۔ امرتسر

ہسٹریا کا مکمل علاج

خاتم الاطباء زبدۃ الحکماء علامہ حکیم ڈاکٹر فیقی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹشنر اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کا بوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ فی شیشی ۲ روپے

ملنے کا پتہ

مینیجر ایم۔ وائی فیقی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹس عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

کتاب بچوں کی تربیت

مصنفہ جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

مدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ کوئی کتاب اس رنگ میں لکھی جائے۔ جس میں تربیت کے عملی طریق بتائے گئے ہوں۔ اگرچہ انگریزی زبان میں اس قسم کی کتابیں بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اردو میں ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ہمارے ملک کے نوجوان جس سرعت کیساتھ اخلاق فاضلہ سے عاری ہو کر گمراہی کی غار میں گرے چلے جا رہے ہیں۔ ایک نہایت افسوسناک امر ہے۔ کوئی قوم نہ تو اپنی زندگی کو قائم رکھ سکتی ہے۔ نہ وہ ترقی کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے نوجوان اعلےٰ اخلاق کا نمونہ نہ بنیں۔

اس مفید کتاب میں علم النفس کے ماتحت تربیت کے اعلیٰ اصول نہایت مدلل طریق پر بیان کئے گئے ہیں۔ اور ہر بات کو مستند ڈاکٹروں فلاسفروں کی آرا اور علوم جدیدہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ صرف واعظانہ طریق پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر بعض بیماریوں کا اثر اخلاق پر خوراک کا اثر جسم اور اخلاق پر کیا ہوتا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی بنتے وقت کن مفید باتوں کا خیال رکھا جائے والدین کے اخلاق کس قسم کے ہوں ان کے باہمی تعلقات کیسے ہوں تاکہ مولود اعلیٰ اخلاق کو لیکر پیدا ہو ایام حمل کی احتیاطیں ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ بچہ پیدا ہوتے ہی تربیت کے کونسے طریق اختیار کرنے چاہئیں اذان کا فلسفہ بچہ کی خوشکن حرکات دلچسپ اشارے اور والدین کی ذمہ داری نیز بچہ کے اندر جذبات کا پیدا ہونا بدی کا منبع اس کا علاج اخلاق کی صحیح تعریف سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے۔ کہ ہر بدی سے بچنے کے اور ہر نیکی پیدا کرنے کے عملی طریق بتائے گئے ہیں پھر یہ کہ ہم بچہ کے کھلونوں اسکی کہانیوں اور لوریوں کو کسطرح تربیت کیلئے ممد بنا سکتے ہیں جسمانی صحت کے اصول بھی بتائے گئے ہیں۔ تربیت اور مذہب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ غرض کتاب ہر پہلو سے مکمل ہے اڑھائی سو صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود قیمت صرف چھ آنہ ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر اولاد والے انسان کیلئے یہ کتاب نہایت مفید اور ضروری ہے۔

قبروں کے کتبے

سفید، سیاہ، سبز، نیلے سُرخ ہر رنگ میں سیمنٹ کے بنے ہوئے مضبوط پائدار کبھی نہ مٹنے والے حروف میں۔

قیمت

عام حالت میں جبکہ نام عمر تاریخ وفات درج کرنی ہو ۲ (سائز ۱۰×۱۶) بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے کتبہ کا وزن عام طور پر چار پانچ سیر ہوتا ہے اور بآسانی پارسل میں بھیجا جاسکتا ہے

گارنٹی

۵-۱۰ یا بیس سال کے بعد یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جاویں تو قیمت ادا شدہ واپس کی جاویگی۔ آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ طیار ہوسکتا ہے قیمت واجبی

بنوانے کا پتہ

کنکریٹ انڈسٹریز ہوزری روڈ قادیان

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کرکے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران۔ ابریشم۔ مفرحی کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امرار و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسی حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

امرت بُوٹی

عطیہ جناب حکیم نقیر احمد خانصاحب احمدی حکیم حاذق **نوجوان** تندرست نوجوانوں کو کوئی طاقتور دوائی ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ نوجوان جنہوں نے اپنی قوت کو خراب کر لیا ہو یا وہ بوڑھے جنکی قوت مردانہ میں کمی آگئی ہو۔ سرعت جریان احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہوں۔ وہ امرت بوٹی استعمال کریں۔ حالات مفصل لکھے جائیں۔ کیونکہ امرت بوٹی کے ہمراہ دوسری دوائی بلاقیمت روانہ کیجاتی ہے۔ امرت بوٹی کی شیشی ۵۰ گولی عہ **منیجر یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی پنجاب**

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **قاضی غلام حسن احمدی** متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

سُلطان بلیو بلیک اِنک

فار آل فاؤنٹین پنا۔

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتہً پن میں سیاہی استعمال کرکے تصدیق کی ہے چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے۔ پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ ۲۔ دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی ۳۔ نب کو خراب نہیں کرتی ۴۔ ٹیوب میں جمتی نہیں۔ ۵۔ روانگی سوین سے زیادہ ہے۔ ۶۔ رنگت سوین کے برابر ہے ۷۔ قیمت فی شیشی سہ کمیشن ۳۳ فیصدی۔

اے رحیم۔ اینڈ برادرز قادیان۔ گورداسپور پنجاب

شیطان کی سوانح عمری

آپ جانتے ہیں کہ شیطان کے مفصل حالات کیا ہیں۔ یقیناً نہیں جانتے۔ اگر آپ مشہور کتاب شیطان کی سوانح عمری پڑھیں۔ تو حیرت ہوگی کہ شیطان درحقیقت ہے کیا بلا۔ دنیا کی پیدائش سے ڈیڑھ لاکھ سال پہلے کے واقعات سے لیکر ۱۹۳۶ء تک کی ابلیس کی مکمل زندگی اگر معلوم کرنی ہو۔ تو یہ کتاب پڑھیئے سجدہ کا انکار تو معمولی بات تھی۔ آپ کو اس کتاب میں ابلیس مردود کے متعلق وہ حیرت انگیز باتیں معلوم ہوں گی۔ کہ آپ حیرت میں رہ جائیں گے۔ شیطان کون ہے۔ کیا ہے۔ اور اس کے خاندان کے مکمل حالات معہ والدین کے نام اور ان کی سرگذشت۔ آسمان پر شیطان کب تک رہا۔ کیا کام کیا پھر دنیا میں آنے کے بعد کتنے کارنامے سرانجام دیئے۔ اس کے علاوہ شیطان کی اولاد اور اس کے نام معہ ان کی مکمل زندگی یہ سب باتیں کتاب شیطان کی سوانح عمری میں پڑھیئے حضرت آدمؑ و حواؑ اور مور سانپ انجیہ وغیرہ کے جنت سے نکالے جانے کی پوری تفصیل معہ ثبوت کے اس کتاب میں ملے گی۔ جسے ملک کے مشہور ادیب حضرت مولانا ظفر نیازی صاحب نے بڑی محنت اور تلاش سے لکھا ہے۔ معہ حوالجات قرآن و احادیث ڈیڑھ سو سے زیادہ صفحات کی کتاب۔ نہایت روشن لکھائی چھپائی اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اس پر ۵ر محصول پارسل لگتا ہے۔ آج ہی دفتر **کامیاب بک ڈپو ۳۴ دہلی** کو خط لکھ کر یہ کتاب منگا لیجئے۔ اور دیکھئے۔ کہ ایک روپیہ میں کتنی زبردست اور تاریخی کتاب آپ کو ملتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah